JOURNAL OF WORLD RESEARCHES
(Researches for World Reforms)

https://jwr.bwo.org.pk/index.php/jwr/index   jwr.bwo@gmail.com

International "Journal of World Researches" (JWR) Vol. 2, No. 2 (2022)
ISSN Print: 2791-0962 & Online: 2791-0970

BAIT–E–UQBAH: A CRITICAL ANALYSIS IN THE LIGHT OF DR. MUHAMMAD HAMID–UL–ALLAH MANUSCRIPT

بیعتِ عقبہ: ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ

(متن مجمُوعةُ الوثائقِ السياسيةِ للعهدِالنَّبويِّ والخلافةِ الراشدةِ ازڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی روشنی میں)

Published online: 30-12-2022

Qari Aziz Haider (CA)
Visiting Lecturer of Islamic Studies
Federal Urdu University of Science & Technology, Islamabad
Email: ahqadri5@gmail.com

Muhammad Hameed
PhD Research Scholar in Islamic Studies
National University of Modern Languages
Islamabad

Abstract:

The result of the debate has been described that the summary of which is that the "Pledge of Allegiance of Uqbah" took place twice, in the first one, the principles of Islam were affirmed and in the second one, the pledge of support and protection of the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, was taken. The numerous traditions of Uqbah that contain its words and meanings, there is really no difference in them, but they are the cause of each other's completion, i.e. the "description of Ajamaal". He said, that is, he (peace be upon him) took from them the pledge of monotheism, obedience, command of the good and forbidding the evil and in return he gave them the good news of paradise.

Keywords:

تبلیغِ دین، بیعتِ عقبہ، متن، رجال، غرائب، انساب، اجمال

بیعتِ عقبہ کا تعارف

تبلیغِ دین کے آغاز سے ہی مشرکینِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت شروع کر دی اور اس میں بتدریج اضافہ ہوتا گیا، ابتدائی دس سالوں میں چند گنے چنے لوگ ہی اسلام کی دعوت پر لبیک کہہ سکے، اب رسول اللہ ﷺ نے محسوس کر لیا تھا کہ مکہ مکرمہ تک دعوتِ دین کو محدود رکھنے سے خاطر خواہ نتائج کا حصول صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے، لہٰذا آپ ﷺ نے دعوتِ دین کو مکہ مکرمہ کی حدود سے باہر پھیلانے کے لئے جدوجہد شروع کر دی ،چنانچہ نبوت کے دسویں سال موسمِ حج میں آپ ﷺ نے باہر سے حج کے لئے آنے والوں کو توحید ورسالت کی دعوت دینا شروع کر دی، اور ابتدائی طور پر مدینہ منورہ سے آنے والے قبیلۂ خزرج کے چھے افراد سے ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلام دی جو انہوں نے قبول کر لی (السھیلی، 2000)، مدینہ منورہ سے آنے والے مذکورہ افراد نے واپس جا کر لوگوں میں اسلام کا تعارف پیش کیا، تو لوگ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے ،چنانچہ اگلے برس یعنی نبوت کے گیارھویں سال مقامِ عقبہ پر بارہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ،یہ بیعت جہاد کی فرضیت سے قبل ہوئی، اسے "بیعتِ عقبہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے (ابنِ ھشام 1955،)۔ بیعتِ عقبہ کتنی بار ہوئی اس میں محققین کا اختلاف ہے، تفصیلات ذیل سطور میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں

(*/ ب) بَيعَةُ العَقَبَةُ الأُولَى

به ص 286- 87- بس 1/ 1 ص 147 طب ص 1209- 11

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوْسِمِ الَّذِي لَقِيَهُ فِيهِ النَّفَرُ مِنْ الْأَنْصَارِ، فَعَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى قَبَائِلِ الْعَرَبِ، كَمَا كَانَ يَصْنَعُ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ. فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ الْعَقَبَةِ لَقِيَ رَهْطًا مِنْ الْخَزْرَجِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا... فَدَعَاهُمْ إلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَرَضَ عَلَيْهِمْ الْإِسْلَامَ، وَتَلَا عَلَيْهِمْ الْقُرْآنَ. فَأَجَابُوهُ فِيمَا دَعَاهُمْ إلَيْهِ، بِأَنْ صَدَّقُوهُ وَقَبِلُوا مِنْهُ مَا عَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنْ الْإِسْلَامِ، وَقَالُوا: إنَّا قَدْ تَرَكْنَا قَوْمَنَا، وَلَا قَوْمَ بَيْنَهُمْ مِنْ الْعَدَاوَةِ وَالشَّرِّ مَا بَيْنَهُمْ، فَعَسَى أَنْ يَجْمَعَهُمْ اللَّهُ بِكَ، فَسَنَقْدَمُ عَلَيْهِمْ، فَنَدْعُوهُمْ إلَى أَمْرِكَ، وَتَعْرِضُ عَلَيْهِمْ الَّذِي أَجَبْنَاكَ إلَيْهِ مِنْ هَذَا الدِّينِ، فَإِنْ يَجْمَعْهُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَا رَجُلَ أَعَزُّ مِنْكَ. ثُمَّ انْصَرَفُوْا.. وَهُمْ، فِيْمَا ذُكِرَ لِي، سِتَّةُ نَفَرٍ مِنَ الخَزرَجِ. وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ وَثِيقَةٌ مَّكتُوبَةٌ، بَلْ بَيْعَةٌ.

ترجمہ: بیعتِ عقبۂ اُولیٰ

رسول اللہ ﷺ حسبِ معمول موسمِ حج میں لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں چند انصار سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی، آپ ﷺ قبائلِ عرب کے پاس گئے، مقامِ عقبہ کے پاس آپ ﷺ کا گروہِ خزرج سے سامنا ہوا، اللہ کو ان کی بھلائی مقصود تھی، آپ ﷺ نے انہیں اللہ کی راہ دکھائی، دعوتِ اسلام دی اور ان کے سامنے قرآن پڑھا، تو انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کی، آپ ﷺ کی تصدیق کی اور مسلمان ہو کر کہنے لگے، ہم ایسی قوم چھوڑ آئے ہیں کہ کسی اور قوم میں ان جیسی عداوت و دشمنی نہیں، امید ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے توسط سے انہیں متحد کر دے گا۔ سو ہم واپس جاکر انہیں آپ ﷺ کی طرف بلائیں گے، اور جو دین خود قبول کیا ان پر بھی پیش کریں گے۔ اگر اللہ نے انہیں اس دین پر اکٹھا کر دیا تو آپ ﷺ سے زیادہ کوئی معزز و محترم نہیں ہو گا، پھر وہ لوٹ گئے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ قبیلۂ خزرج کے چھے آدمی تھے۔ اس پر تحریر کی بجائے بیعت ہوئی۔

تحقیق و تخریج اور دیگر شواہد

گروہِ خزرج کی موسمِ حج میں مکہ مکرمہ آمد، رسول اللہ ﷺ سے ملاقات اور آپ ﷺ کی دعوت پر اسلام قبول کرنے ،اور واپس جاکر اپنی قوم میں اشاعتِ اسلام کا باعث بننے کا ذکر جن مصادر و مراجع میں ہے ان میں سے دلائل النبوۃ للبیھقی، ۲:۴۳۳، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ۲:۵۳۶ ، الروض الانف للسھیلی، ۴ : ۴۳، ۴۴، ۴۵، الدرر فی اختصار المغازی والسیر لابنِ عبدالبر، ۷۰، ۷۱، جوامع السیرۃ النبویہ لابنِ حزم، ص ۵۵، ۵۶، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ للحمیری، ۱ :۲۵۸، ۲۵۹، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر لابنِ سید الناس، ۱:۱۸۱، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون للحلبی، ۲:۷، ۸، سبل الھدیٰ والرشاد للشامی، ۳:۲۶۷، دیوان المبتدا والخبر فی تاریخ العرب والبربر لابنِ خلدون، ۲:۴۱۶، الکامل فی التاریخ لابنِ

ابنِ منظورؒ افریقی کے مطابق لفظ "رھط" کی جمع "أرھط،أرھاط،أراھط "ہے ،لفظ "رھط"سے مراد کسی شخص کا قبیلہ ہے ، تین سے دس تک مردوں کے گروہ پر اور بعض کے نزدیک سات سے دس تک کے گروہ پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دس سے کم مردوں کی تعداد پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے جن میں عورتیں شامل نہ ہوں(افریقی ،1414ھ)،اور ابنِ دریدؒ کے مطابق تین سے دس تک اور کبھی کبھی دس سے زیادہ افراد کے گروہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے(الازدی،1987)۔ الحاصل لفظ "رھط"کا اطلاق اکثر تین سے دس اور کبھی کبھی دس سے زیادہ افراد پر بھی ہوتا ہے۔

خزرج

عبد الکریم سمعانیؒ کے مطابق خاء مفتوح،زاء ساکن ،راء مفتوح اور آخر میں جیم سے مراد انصار کے ایک قبیلہ خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن امرؤالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کی طرف نسبت مراد ہے،اس کا لغوی معنیٰ ٹھنڈی ہوا لیا جاتا ہے،اور بقولِ ابنِ فارس یہ مرد کا نام ہے(السمعانی،1962)۔ ابنِ اثیرؒ کے مطابق انصار کا ایک قبیلہ مراد ہے،سعد بن عبادہ بن دلیم الساعدی خزرجی اسی قبیلہ میں سے تھے جو بیعتِ عقبہ وغزوۂ بدر میں شریک تھے،اور نقباء میں شامل تھے(الجزری ،630ھ)۔ البتہ ابو العباس المبردؒ نے خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ العنقاء بن عمرو بن عامر تحریر کیا (المبرد،1936)۔ شھاب الدین نویریؒ لکھتے ہیں کہ بنی خزرج ازد سے مزیقیاء کی شاخ ہیں،جن پر ان کے جد کے نام کا غلبہ ہے،یعنی خزرج الاکبر بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن مزیقیاء انصاری اوس کے بھائی ہیں،انہیں "بنی قیلہ " بھی کہا جاتا ہے(النویری،1423ھ)۔ جدِ اعلیٰ کی نسبت سے اسے خزرج کہا جاتا ہے (الزرقانی ،1417ھ)۔بنو اوس بھی ان کے سگے بھائی ہیں(ابن سید الناس،1993)۔

حاصلِ بحث یہ ہے کہ بنی خزرج ایک قحطانی الاصل انصاری قبیلہ ہے ،اور اپنے جدِ اعلیٰ کی نسبت سے خزرج کہلاتا ہے،جب کہ بنی اوس بھی ان کے بھائی ہیں کیوں کہ یہ دونوں ایک باپ سے ہیں۔

رَھْطٌ

اثیر،۱:۶۸۹،اور قبیلۂ خزرج کے سات افراد کا ذکر کیا،تاریخ مدینۃ دمشق لابنِ عساکر،۲۶:۱۸۵،امام ابنِ عساکرؒ نے ص ۱۸۴ پر بھی ایک دوسری سند سے یہی روایت لکھی جس میں آٹھ افراد کا ذکر کیا، معجم البلدان لیاقوت حموی،۴:۱۳۴،نھایۃ الارب فی فنون الادب للنویری،۱۶:۳۱۰، ۳۱۱،الوفاء باحوال المصطفیٰ لابنِ جوزی،۱:۴۳۶،(بالاختصار)وغیرہ معروف ہیں۔

تحقیقِ غرائب (الْمَوسِم)

لفظ "مَوسِم"کی جمع "مَوَاسِم"ہے،یہ اسمِ زمان ہے،یعنی وہ وقت جب ہر سال حاجی حج کے لیے جمع ہوتے ہیں(الجزری،1979)۔

عَقَبَۃ

مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان دو میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی گھاٹی کا نام ہے ،جس کے قریب مسجد بھی ہے "جمرۂ عقبہ "یہی جگہ ہے جہاں کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔۱۱ نبوی کو رسول اللہﷺ کی ملاقات اسی مقام پر قبیلہ خزرج کے چھے افراد سے ہوئی تھی اور انہوں نے آپﷺ کی دعوتِ اسلام قبول کی تھی(حموی،1995)۔"جمرۂ عقبہ "کو"جمرۂ کبریٰ" بھی کہا جاتا ہے، اس کا بالائی حصہ مکہ سے متصل اور ابتدائی حصہ منیٰ سے گزرتا ہے،جہاں ایامِ حج میں "رمی جمار"کی جاتی ہے(الحربی،1986)۔مکہ سے منیٰ آتے جاتے منیٰ کے مغربی کنارے پر ایک تنگ پہاڑی راستے سے گزرنا پڑتا ہے ،یہی گزرگاہ"عقبہ "کے نام سے مشہور ہے،۱۰ ذوالحجہ کو جس ایک جمرہ کو کنکری ماری جاتی ہے وہ اسی کے سرے پر واقع ہے اس لئے اسے "جمرۂ عقبہ"کہتے ہیں،اس جمرہ کا دوسرا نام "جمرۂ کبریٰ"بھی ہے(مبارکپوری،2002)۔یاقوت حموی نے مقامِ عقبہ کے پاس ایک مسجد کا ذکر بھی کیا،اور لکھا کہ جب انصار میں سے کسی کے نام کے ساتھ "عقبی"لکھا ہو تو اس سے مراد ہے کہ وہ بیعتِ عقبہ کے شرکاء میں سے ہے(حموی،ن م)۔صالحی شامیؒ نے محب الدین الطبریؒ کے حوالہ سے لکھا کہ منیٰ کی گھاٹی کے نشیب میں یہ "مسجدِ بیعت" کہلاتی ہے(الشامی،1997)۔

۶۲۴، ابنِ کثیر علیٰ حاشیہ فتح البیان ۹: ۴۴۳) میں دیکھتے ہیں کہ بیعتِ عقبہ اولیٰ میں بارہ آدمی تھے، اسی اختلافِ روایت کے سبب بعض مصنفینِ سیرت بیعتِ عقبہ ثانیہ میں بارہ آدمی اور بعض تہتر آدمی بتلاتے ہیں۔ حالانکہ اصل صورت یہ ہے کہ چھے یا آٹھ آدمی جو شروع میں اسلام لائے، ان کے واقعہ قبولِ اسلام کا عنوان بیعتِ عقبہ اولیٰ نہیں بلکہ ابتدائے اسلامِ انصار ہونا چاہیے"(شبلی، 2006)۔

حاصلِ بحث یہ ہے کہ مقامِ عقبہ پر رسول اللہ ﷺ سے انصار کے چھے افراد کی ملاقات اور آپ ﷺ کی دعوت پر اسلام قبول کرنے کو بیعتِ عقبۂ اولیٰ سے تعبیر کرنا "روایاتِ بیعتِ عقبہ "میں تضاد و اضطراب کا باعث بنتا ہے، زیادہ صحیح اور قابلِ فہم بات یہ ہے کہ اسے " انصار کے اسلام کی ابتدا" قرار دیا جاسکتا ہے۔

(*/ ج) بَيعَةُ العَقَبَةُ الثَانِيَةُ

به ص 287- 89، 305- طب ص 1211- 13 بس 1/ 1 ص 147- 48 موفق الدين ابن قدامة (الاستبصار في نسب الصحابة من الأنصار) ص 28 و 56 و 57- البخاري 92/ 2/ 4.

فَلَمَّا قَدِمُوا [أَيِ الَّذِينَ بَايَعُوْا فِي الْعَقَبَةِ الْأُوْلَى] الْمَدِينَةَ إِلَى قَوْمِهِمْ ذَكَرُوا لَهُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى فَشَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ إِلَّا وَفِيهَا ذِكْرٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، وَافَى الْمَوْسِمَ مِنْ الْأَنْصَارِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا. فَلَقَوْهُ بِالْعَقَبَةِ. وَهِيَ الْعَقَبَةُ الْأُولَى، فَبَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَبَايَعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيعَةِ النِّسَاءِ- (راجع القرآن سورة 60 آية 12) - وَذَلِكَ قَبلَ أَن يُفتَرَضَ عَلَينَا الحَربُ، عَلَى:

«أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا، وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ مِنْ بَيْنِ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوفٍ» .

بیعتِ عقبۂ اُولیٰ کی تحقیق

مؤلفؒ نے "بیعتِ عقبۂ اولیٰ" سے قبیلۂ خزرج کے چھے افراد کی رسول اللہ ﷺ سے مقامِ عقبہ کے پاس پہلی ملاقات مراد لی ہے ، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کی اور مسلمان ہو کر واپس اپنی قوم کے پاس یثرب جاکر اشاعتِ اسلام کا باعث بنے۔ جب کہ دکتور سلیمان بن حمد العودۃ نے لکھاہے کہ "عقبہ کی بیعتوں کے نام میں اہلِ سیر کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک دو اور بعض کے ہاں تین دفعہ "بیعتِ عقبہ" ہوئی ،کچھ اہلِ سیر "بیعتِ عقبہ اولیٰ "کا ذکر کرتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے، چنانچہ ابنِ اسحاقؒ، ابنِ سعدؒ، امام طبریؒ، ابنِ حزمؒ اور حافظ ابنِ کثیرؒ وغیرہ قبیلۂ خزرج کے چھے یا آٹھ افراد کی رسول اللہ ﷺ سے پہلی ملاقات کو بیعت شمار نہیں کرتے بلکہ وہ اسے " انصار سے ابتدائے اسلام" سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہلِ سیر کے ہاں یہ انصار کی رسول اللہ ﷺ سے "پہلی ملاقات" قرار دی جاتی ہے، جب کہ ان سب کے ہاں "بیعتِ عقبہ اولیٰ" سے مراد عورتوں سے مشابہ بیعت ہے، اور مقامِ عقبہ پر ہی رسول اللہ ﷺ سے ستر افراد کی بیعت ان کے ہاں" بیعتِ عقبہ ثانیہ" قرار دی جاتی ہے اور یہی مشہور ہے (العودۃ، 1993)۔ شبلی نعمانیؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا (نعمانی، 2002)۔

ڈاکٹر سلیمان العودہ اس پر مزید لکھتے ہیں کہ وہ سیرت نگار جن کے ہاں رسول اللہ ﷺ سے انصار کی پہلی ملاقات " بیعتِ عقبہ اولیٰ"، عورتوں سے مشابہ (بارہ افراد) کی بیعت "بیعتِ عقبہ ثانیہ "جب کہ ستر افراد کی بیعت "بیعتِ عقبہ ثالثہ "ہے جیسے ابنِ عبدالبر، ابنِ سید الناس، صالحی شامی، ابنِ اثیر، ابنِ قیم اور ابنِ حجر عسقلانی وغیرہ تو ان کے پاس بیعتِ عقبہ کی مذکورہ تقسیم پر کوئی معقول وجہ نہیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قاری اضطراب و تذبذب کا شکار ہوتا ہے (العودۃ، 1993)۔

سید سلیمان ندویؒ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "مدینہ منورہ کے یہ حضرات جو پہلے پہل اسلام لائے بعض مصنفینِ سیرت نے ان کے اس قبولِ اسلام کے واقعہ کا تذکرہ بیعتِ عقبہ اولیٰ کے عنوان سے کیاہے، یہ عنوان کتبِ سیرت کے ناظرین کے لیے اس وقت پریشانی کا موجب بن جاتا ہے جب وہ دوسری کتابوں (مثلاً مستدرک حاکم ۲:

جب (بیعتِ عقبۂ اولیٰ کرنے والے) مدینہ میں اپنی قوم کے پاس لوٹے تو ان سے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور دعوتِ اسلام دی، پھر اسلام کو اس قدر قبولِ عام حاصل ہوا کہ انصار کا کوئی گھر ایسا نہیں تھا جس میں آپ ﷺ کے تذکرے نہ ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آئندہ سال جب حج کا موسم آیا تو انصار کے بارہ آدمی مقامِ عقبہ کے پاس آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسے "عقبۂ اولیٰ" کہا جاتا ہے، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ لہٰذا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عورتوں کی بیعت (فتح مکہ کے وقت کوہِ صفا پر عورتوں سے لی گئی بیعت) جیسی بیعت کی (الممتحنۃ: ۱۲)، یہ فرضیتِ جہاد سے پہلے کی بات ہے، بیعت یہ کی کہ: «ہم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری و بدکاری سے بچیں گے، اپنی اولاد کو قتل کریں گے نہ اپنی طرف سے کسی پر بہتان طرازی کریں گے، اور کسی خیر میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گے» «اگر تم نے وفائے عہد کیا تو تمہاری جزا جنت، وگرنہ تمہاری سزا و معافی اللہ عزوجل کی مرضی پر ہوگی»

ایک روایت کے مطابق: « اگر تم نے وفائے عہد کیا تو تمہاری جزا جنت، وگرنہ ان میں سے کسی گناہ کے ارتکاب پر دنیا میں تمہارا مواخذہ ہوا تو وہ اس کا کفارہ ہوگا، اور اگر تمہارے کئے پر تا قیامت پردہ پڑ گیا تو اللہ کی مرضی وہ سزا دے یا معاف کردے»

اور ایک روایت کے مطابق: «عقبۂ اولیٰ- ثانیہ میں بیعت کرنے والوں نے تنگی و فراخی اور رضا و جبر ہر حال میں سمع وطاعت کا اقرار کیا تھا کہ خواہ ہم پر کسی کو ترجیح بھی دی گئی جب بھی بات سنیں گے اور مانیں گے، نیز جسے حاکم بنایا گیا اس سے تنازع نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوئے سچ بولیں گے، اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہیں لائیں گے»

اور موفق الدین ابن قدامہؒ کی روایت کے مطابق: (آپ ﷺ نے فرمایا) اس پر میری بیعت کرو کہ چستی و سستی ہر حال میں بات سنیں اور مانیں گے، تنگی و فراخی ہر حال میں خرچ کریں گے، نیکی کی تلقین کریں گے اور برائی سے روکیں گے، اور اس پر کہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کروگے، اور جب بھی میں تمہارے پاس آؤں میری معاونت کروگے، مجھے بھی ان سب چیزوں سے محفوظ رکھوگے جن سے

«فَإِنْ وَفَّيتُمْ فَلَكُمُ الجَنَّةُ، وَإِنْ غَشِيتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيئًا فَأَمرُكُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ،وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَ».

وَفِي رِوَايَةٍ «فَإِنْ وَفَّيتُمْ فَلَكُمُ الجَنَّةُ، وَإِنْ غَشِيتُمْ مِنْ ذَلِكَ، فَأُوخَذْتُم بِحَدِّهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ. وَإِنْ سُتِرتُمْ عَلَيهِ إِلَى يَومِ القِيَامَةِ، فَأَمرُكُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ» .

وَفِي رِوَايَةٍ: «أَلَّذِينَ بَايَعُوا فِي العَقَبَةِ الأُوْلَى(– الثَّانِيَةِ) بَايَعُوا: عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَمَنشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا،وَأَثَرَةٍ عَلَينَا،وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الأَمرَأَهْلَهُ،وَأَنْ نَقُولَ بِالحَقِّ أَينَمَا كُنَّا،لاَ نَخَافُ فِي اللهِ لَومَةَ لاَئِمٍ.

وَفِي رِوَايَةِ مُوَفَّقِ الدِّينِ ابْنِ قُدَامَةَ: تُبَايِعُوْنِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي النَّشَاطِ وَالْكَسْلِ، وَعَلَى النَّفقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَعَلَى الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنكَرِ، وَعَلَى أَنْ تَقُولُوْا فِي اللهِ لاَ تَأْخُذُكُمْ لَومَةُ لاَئِمٍ، وَعَلَى أَنْ تَنصُرُوِنِي إِذَا قَدَمْتُ عَلَيكُمْ، وَتَمْنَعُوْنِي مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ أَنفُسَكُمْ وَأَزوَاجَكُمْ وَأَبنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ.

وَعِنْدَ مُوَفِّقِ الدِّينِ أَيضًا فِي تَرْجَمَةِ أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ نَقِيْبُ النُّقَبَاءِ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيلَةَ الْعَقَبَةِ: يَا مَعْشَرَ الأَنصَارِ، تُكَلِّمُوْا وَأُوجِزُوْا، فَإِنَّ عَلَينَا عُيُوْنًا. قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَخَطَبَ أَبُو أُمَامَةَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ خُطْبَةً مَا خَطَبَ الْمَردُ وَلاَ الشَّيْبُ مِثْلَهَا قَط. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِشْتَرِطْ لِرَبِّكَ، وَاشْتَرِطْ لِنَفسِكَ، وَاشْتَرِطْ لِأَصْحَابِكَ. قَالَ (صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ) : أَشْتَرِطُ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلاَ تُشْرِكُوْا بِهِ شَيئًا؛ وَأَشْتَرِطُ لِنَفسِيْ أَنْ تَمْنَعُوْنِي مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ، وَاشْتَرِطُ لِأَصْحَابِي الْمَوَاسَاةَ مِنْ ذَاتِ أَيدِيكُمْ. قَالُوا: هَذَا لَكَ؛ فَمَا لَنَا؟ قَالَ:اَلجَنَّةُ. قَالُوا: أُبْسُطْ يَدَكَ. وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ وَثِيقَةٌ مَكْتُوبَةٌ.

ترجمہ: بیعتِ عقبۂ ثانیہ

الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ الایمان، ۱: ۱۲ میں ان لفاظ کے ساتھ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، اور الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الحدود، باب الحدود کفارات، ۳: ۱۳۳۳ میں ان الفاظ سے تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ روایت کی، البتہ مسندِ احمد میں إِنْ شَاءَ غَفَرَ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَ کی بجائے تقدیم و تاخیر اور صیغوں کی تبدیلی سے إِنْ شَاءَ عَذَّبَكُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَكُمْ مذکور ہے، جب کہ مسند الشاشی میں فَمَنْ وَفَّى فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ غَشِيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ کے الفاظ ہیں، اور تاریخ الامم والملوک ۲: ۳۵۶، میں فَإِنْ وَفَّيْتُمْ فَلَكُمُ الْجَنَّةُ، وَإِنْ غَشَّيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَأُخِذْتُمْ بِحَدِّهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَإِنْ سُتِرْتُمْ عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَأَمْرُكُمْ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَكُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَكُمْ کے الفاظ مذکور ہیں۔

بیعت کے مذکورہ بالا مختلف متون متعدد محدثین اور سیرت نگاروں کے نزدیک "بیعتِ عقبہ اولیٰ" سے متعلقہ ہیں، چنانچہ شیخینؒ کی روایت جو پہلے ذکر کی جاچکی ہے اس میں اجمال ہے جس کی تفصیل سیرۃ ابنِ ہشامؒ میں ابنِ اسحاقؒ کی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ "میں بذاتِ خود عقبہ اولیٰ میں موجود تھا، ہم سب بارہ لوگ تھے، ہم نے فرضیتِ جہاد سے قبل رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر عورتوں کی مثل بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے۔ الحدیث"۔

خود کو اور اپنے اہل و عیال کو محفوظ رکھتے ہو، تو تمہاری جزا جنت ہے۔ اسی طرح موفق الدین کی روایت میں نقیب النقباء ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ کے تعارف میں مذکور ہے کہ:

شعبی کے بقول نبی کریم ﷺ نے عقبہ کی شب فرمایا: اے گروہِ انصار! گفتگو مختصر کرو، کیونکہ دیکھنے والی آنکھیں ہمیں دیکھ رہی ہیں، بقولِ شعبی ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ نے اس وقت ایسی گفتگو کی جو کسی جوان اور بوڑھے کے بس کا روگ نہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اپنے رب سے، اپنی ذات سے اور اپنے اصحاب سے عہد کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا، میں اپنے رب سے عہد کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کروگے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگے، اپنے لیے تم پر یہ شرط عائد کرتا ہوں کہ تم میری ہر اس شے سے حفاظت کروگے جس سے تم اپنی اور اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہو، اور اپنے اصحاب سے یہ عہد کہ وہ ہر ملنے جلنے والے سے حسنِ سلوک کریں، لوگوں نے عرض کیا کہ یہ سب کچھ تو آپ ﷺ کے لیے ہے، ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت، تو سب نے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ اس پر بھی کوئی تحریری دستاویز موجود نہیں۔

تحقیق و تخریج اور دیگر شواہد

متنِ بیعت مختلف کتبِ حدیث و سیرت میں الفاظ و معانی اور صیغ کے اختلاف سے ملتا ہے، تفصیل حسبِ ذیل ہے: «أَنْ لاَ نُشرِكَ بِاللهِ شَيئًا، وَلاَ نَسرِقَ، وَلاَ نَزنِيَ، وَلاَ نَقتُلَ أَولاَدَنَا، وَلاَ نَأتِيَ بِبُهتَانٍ نَفتَرِيهِ مِنْ بَينِ أَيدِينَا وَأَرجُلِنَا، وَلاَ نَعصِيَهُ فِي مَعرُوفٍ» .

«فَإِنْ وَفَّيتُم فَلَكُمُ الجَنَّةُ، وَإِنْ غَشِيتُم مِنْ ذَالِكَ شَيئًا فَأَمرُكُم إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَ»

«فَإِنْ وَفَّيْتُمْ فَلَكُمُ الجَنَّةُ، وَإِنْ غَشِيْتُمْ مِنْ ذَالِكَ، فَأُوْخَذْتُمْ بِحَدِّهِ فِيْ الدُّنْيَا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ. وَإِنْ سُتِرتُمْ عَلَيهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ»:

متنِ بیعت مذکورہ بالا الفاظ سے مسندِ احمد، باب مسند الانصار ۳۷: ۴۱۵، المسند لابی داؤد الطیالسی، باب احادیث عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ، ۱: ۴۷۲، مسند الشاشی، باب مسند صہیب بن سنان، ۳: ۱۳۸، دلائل النبوۃ للبیہقی، ۲: ۴۳۶، اور سیرتِ ابنِ ہشام، ۱: ۴۳۳ میں مذکور ہے، جب کہ

لوگوں کی رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر عورتوں کی بیعت کی طرح کی گئی بیعتِ عقبہ، جس میں ان سے شرک، چوری، بدکاری، قتلِ اولاد اور جان بوجھ کر کسی پر بہتان طرازی کرنے سے اجتناب وغیرہ کا ذکر تھا اسے غالباً ابنِ حجر عسقلانیؒ کی تحقیق (عسقلانی، 1379ھ) پر اعتماد کرتے ہوئے اسے "بیعتِ عقبہ ثانیہ" قرار دیا، حالاں کہ جمہور اہلِ سیر کے نزدیک قبل از ہجرت (فتح مکہ کے بعد عورتوں کی بیعت) کی طرح کی گئی بیعت "بیعتِ عقبہ اولیٰ" سے تعبیر کی جاتی ہے (زید، 1467ھ)۔

استاذ ابوزہرہ نے امام ابنِ حجر عسقلانیؒ کے شبہات کا جواب یوں دیا کہ صحیحین کی روایتوں میں مذکور بیعت کو بکثرت سیرت نگاروں نے عورتوں کی بیعت سے مشابہ بیعت قرار دیا، قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ اس بیعت کا تعلق وقت سے نہیں کیوں کہ دونوں بیعتوں کا وقت اور موضوع جدا جدا ہے، مشابہت فقط احکام کی ہے، وگرنہ قبل از ہجرت بیعتِ عقبہ مردوں کی بیعت اور فتحِ مکہ کے بعد کی بیعت عورتوں کی بیعت تھی (ابوزہرہ، 1433ھ)۔

تحقیقِ رجال

حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ

اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی، اپنی کنیت کے غلبہ کے سبب اس سے مشہور ہوئے، عقبہ اولیٰ و ثانیہ دونوں میں شریک ہو کر رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہوئے، آپ کا شمار نقباء میں بھی ہوتا ہے، ہجرت کے پہلے سال غزوۂ بدر سے قبل گلے میں کانٹا چبھنے کے سبب شدید درد سے فوت ہوئے اور بقولِ انصار جنت البقیع میں سب سے پہلے آپ دفن ہوئے، اور بقولِ مہاجرین حضرت عثمان بن مظعون سب سے پہلے دفن ہوئے (ابنِ عبدالبر، 1996)۔

ابنِ اثیرؒ کے مطابق آپ انصار میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے ۔واقدی نے اس کی وجہ یہ لکھی کہ آپ اور زکوان بن عبد قیس عتبہ بن ربیعہ کی عداوت میں مکہ مکرمہ آئے تو وہاں رسول اللہ ﷺ کے متعلق سنا اور پھر حاضرِ خدمت ہو کر آپ ﷺ کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور عتبہ کا ارادہ ترک کر کے مدینہ لوٹ آئے، البتہ ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ آپ عقبہ اولیٰ میں چھے لوگوں کے ہمراہ مسلمان ہوئے، آپ نقیبِ بنی نجار تھے، ابنِ مندہ اور ابو

شیخینؒ کی دونوں روایتوں اور ابنِ اسحاقؒ کی روایت کا سیاقِ عبارت قریب المعنیٰ ہے اور سند بھی ایک ہے، لہٰذا دکتور سلیمان بن حمد العودہ نے لکھا کہ "صحیحین کی دونوں روایتوں اور ابنِ اسحاق کی روایت میں (سیاق وسند اور متن) کا اتفاق ہے، چنانچہ صحیحین کی روایتوں میں اجمال کی تفصیل ابنِ اسحاقؒ کی روایت میں ہے کہ "بیعتِ عقبہ اولیٰ" کے شرکاء کی تعداد بارہ تھی ،اور یہ بیعت عورتوں کی بیعت کے مشابہ تھی، جو اس بات کی صراحت ہے کہ یہی "بیعتِ عقبہ اولیٰ" ہے (العودہ، 1993)۔

اَلَّذِيْنَ بَايَعُوا فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى (=الثانية) بَايَعُوا : عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ .

بیعت کے مذکورہ بالا الفاظ "بیعتِ عقبۂ ثانیہ" سے متعلقہ ہیں جو سیرۃ لابنِ ہشامؒ ۱: ۴۵۴، میں بعینہ مذکور ہیں، جب کہ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفتن، باب ستر ون بعدی اموراً، ۹: ۴۷، میں یہی الفاظ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ تقدیم و تاخیر سے ملتے ہیں، اور الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء ۳: ۱۴۷۰، میں یہی الفاظ قدرے اختلافِ معانی سے یوں بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ملتے ہیں، علاوہ ازیں السنن الصغریٰ للنسائی، کتاب البیعۃ، باب البیعۃ علی الجھاد، ۷: ۱۴۲، ۱۴۱، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب البیعۃ، باب البیعۃ علی ترک عصیان الامام، ۷: ۱۷۴، ۱۷۵ میں بھی بعینہ یہی متن ہے، چوں کہ سند و متن کے اعتبار سے یہ صحت کے اعلیٰ معیار پر ہے لہٰذا یہی متن درست ہے۔

بیعتِ عقبۂ ثانیہ کی تحقیق

"بیعتِ عقبہ اولیٰ" کے عنوان کے تحت سیرت نگاروں کے اختلافات پر قدرے تفصیل سے بحث ہو چکی ہے، مؤلفِ محترم نے انصار کے بارہ

قَالَ: فَأَخَذَ البَرَاءُ بنُ مَعرُورٍ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «نَعَمْ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالحَقِّ! لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنهُ أُزُرَنَا.. فَبَايِعْنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَنَحنُ، وَاللهِ، أَهْلُ الحُرُوبِ وَأَهْلُ الحَلْقَةِ وَرِثْنَاهَا كَابِرًا» .

... أَبُو الهَيْثَمِ بنُ التَيِّهَانِ، فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَينَنَا وَبَينَ الرِّجَالِ حِبَالًا، وَإِنَّا قَاطِعُوهَا- يَعْنِي اليَهُودَ- فَهَلْ عَسَيتَ إِنْ نَحنُ فَعَلنَا ذَلِكَ، ثُمَّ أَظهَرَكَ اللهُ، أَنْ تَرجِعَ إِلَى قَومِكَ وَتَدَعَنَا؟ قَالَ:

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «بَلِ الدَّمُ، الدَّمُ؛ وَالهَدْمُ، الهَدْمُ. أَنَا مِنْكُمْ وَأَنتُمْ مِنِّي. أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ وَأُسَالِمُ مَنْ سَالَمتُمْ» .

.. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَخْرِجُوا إِلَيَّ مِنْكُمُ اثْنَي عَشَرَ نَقِيبًا، لِيَكُونُوا عَلَى قَومِهِمْ بِمَا فِيهِمْ. فَأَخْرَجُوا مِنهُمُ اثْنَي عَشَرَ نَقِيبًا، تِسعَةٌ مِّنَ الخَزرَجِ، وَثَلاَثَةٌ مِّنَ الأَوْسِ ... [وَجَعَلَ أَبَا أُمَامَةَ أَسْعَدَ بنَ زُرَارَةَ نَقِيبُ النُّقَبَاءِ].

قَالَ العَبَّاسُ بنُ عُبَادَةَ بنِ نَضْلَةَ الأَنصَارِيِّ- أَخُو بَنِي سَالِمِ بنِ عَوفٍ-: «يَا مَعْشَرَ الخَزرَجِ! هَلْ تَدْرُونَ عَلاَمَ تُبَايِعُونَ هَذَا الرَّجُلَ؟» قَالُوا: «نَعَمْ» . قَالَ: «إِنَّكُمْ تُبَايِعُونَ عَلَى حَربِ الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ مِنَ النَّاسِ! فَإِنْ كُنتُمْ تَرَونَ أَنَّكُمْ إِذَا هَلَكَتْ أَموَالُكُمْ مُصِيبَةً، وَأَشْرَافُكُمْ قَتْلاً، أَسْلَمتُمُوهُ، فَمِنَ الآنَ. فَهُوَ، وَاللهِ! وَإِنْ فَعَلْتُمْ خِزْيُ الدُّنيَا وَالآخِرَةِ. وَإِنْ كُنتُمْ تَرَونَ أَنَّكُمْ وَافُونَ لَهُ بِمَا دَعَوتُمُوهُ إِلَيهِ عَنْ نَهَكَةِ الأَمْوَالِ وَقَتلِ الأَشْرَافِ، فَخُذُوهُ. فَهُوَ، وَاللهِ! خَيرُ الدُّنيَا وَالآخِرَةِ» . قَالُوا: «فَإِنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى مُصِيبَةِ الأَموَالِ وَقَتلِ الأَشْرَافِ. فَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ نَحنُ وَفَّينَا؟» قَالَ:«الجَنَّةُ»

وَفِي رِوَايَةِ اليَعقُوْبِي: «أَن يَّمنَعُوهُ وَأَهْلَهُ مِمَّا يَمنَعُونَ مِنهُ أَنفُسَهُمْ وَأَهلِيهِمْ وَأَولاَدَهُمْ.وَعَلَيهِمْ أَن يُّحَارِبُوا مَعَهُ الأَسْوَدَ وَالأَحمَرَ، وَأَن يَّنصُرُوهُ عَلَى القَرِيبِ وَالبَعِيدِ. وَشَرَطَ لَهُمُ الوَفَاءَ بِذَلِكَ وَالجَنَّة» .

نعیم کے بقول آپ نقیبِ بنی ساعدہ تھے، مدینہ میں سب سے پہلے جمعہ کی نماز آپ نے ادا کی، آپ کی وفات ہجرت کے پہلے سال بدر سے قبل شوال میں ہوئی(عینی،855ھ)۔

غرائب کی تحقیق (أَثَرَة)

ہمزہ اور ثاء کے فتحہ سے دنیوی حظ اٹھانے میں خود کو دوسروں پر ترجیح دینا، خصوصاً سلاطین جب لذاتِ دنیا کے لیے خود کو عوام پر ترجیح دیں، تو یہ لفظ بولا جاتا ہے (ابن اثیرؒ، 265ء)۔ ابن اعرابی نے کہا کہ اس کی جمع "إثَر" آتی ہے، خود کو دوسروں پر فوقیت دینا، بالخصوص مالِ فئ میں خود کو دوسروں پر ترجیح دینا مراد ہے (الرازی،1979)۔ امام ابنِ جوزیؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا(ابن جوزی،1985)۔

حاصلِ بحث یہ ہے کہ بیعتِ عقبہ جس میں بارہ افراد نے رسول اللہﷺ کے دستِ نبوت پر بیعت کی، اسے "بیعتِ عقبہ اولیٰ" سے تعبیر کیا گیا ہے، اور یہ بیعت فرضیتِ جہاد سے قبل ہوئی۔

(*/ د) بَيعَةُ الْعَقَبَةُ الثَّالِثَةُ

به ص 294- 301، 304- طب 1217- 26- تاريخ اليعقوبي ج 2 ص 38- 39- بس 1/ 1 ص 148- 50- أنساب البلاذري 1/ 252، 254، خَرَجْنَا فِي حُجَّاجِ قَومِنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَوَاعَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ العَقَبَةَ، مِنْ أَوسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. قَالَ: فَلَمَّا فَرَغنَا مِنَ الحَجِّ، وَكَانَتِ اللَّيلَةَ الَّتِي وَاعَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَهَا ... فَنِمْنَا تِلْكَ اللَّيلَةَ مَعَ قَومِنَا فِي رِحَالِنَا. حَتَّى إِذَا مَضَى ثُلثُ اللَّيلِ، خَرَجْنَا مِنْ رِحَالِنَا لِمِيعَادِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَتَسَلَّلُ تَسَلُّلَ الْقِطَا، مُسْتَخْفِينَ، حَتَى اجْتَمَعنَا فِي الشِّعْبِ عِنْدَ العَقَبَةِ، وَنَحنُ ثَلاَثَةٌ وَّسَبعُونَ رَجُلاً، وَمَعَنَا امْرَأَتَانِ مِنْ نِسَائِنَا ...

فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَتَلاَ القُرآنَ، وَدَعَا إِلَى اللهِ، وَرَغِبَ فِي الْإِسْلاَمِ. ثُمَّ قَالَ: «أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمنَعُونِي مِمَّا تَمنَعُونَ مِنهُ نِسَاءَكُمْ وَأَبنَاءَكُمْ».

ہم اپنی قوم کے مشرک حاجیوں میں شامل ہو کر مکہ آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ایامِ تشریق کے درمیانی دن مقامِ عقبہ پر ملاقات طے کر لی، بقولِ راوی ہم حج سے فراغت پر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے طے شدہ رات کو اپنی قوم کے ساتھ اپنی سواریوں میں سو گئے۔ جب تہائی رات گزری تو ہم رسول اللہ ﷺ سے طے شدہ مقام کی طرف تیتر کی چال چلتے ہوئے دبے پاؤں چھپتے چھپاتے نکلے، اور مقامِ عقبہ کے پاس ایک گھاٹی میں جمع ہوئے، ہم سب اپنی دو خواتین سمیت تہتر مرد تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے تلاوتِ قرآن، اللہ کی طرف دعوت اور ترغیب اسلام دینے کے بعد فرمایا: **«میں تمہیں اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اسی طرح میری حفاظت کرو گے جیسے اپنے بال بچوں کی کرتے ہو»۔**

بقولِ راوی براء بن معرورؓ نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس اپنے ہاتھوں میں لے کر عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، بلاشبہ ہم ویسے آپ ﷺ کی حفاظت کریں گے جیسے اپنے بال بچوں کی کرتے ہیں۔ لہٰذا یا رسول اللہ! ہمیں بیعت کیجیے، ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم جدی پشتی عسکریت پسند اسلحہ سے مانوس لوگ ہیں، اثنائے گفتگو ابو الہیثم بن تیہانؓ بول پڑے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے اور لوگوں (یعنی یہود) کے مابین تعلقات ہیں جو ہم ختم کر دیں گے، ہمارے ایسا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگر آپ ﷺ کو غلبہ عطا کیا تو کیا ہمیں سوچنا چاہیے کہ آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم کی طرف پلٹ جائیں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: **« حقیقت یہ ہے کہ تمہارا خون میرا خون اور تمہاری حرمت میری حرمت ہے، میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، جس سے تمہاری جنگ اس سے میری جنگ اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح ہے»۔**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بارہ سرداروں کو میرے پاس بھیجو، تاکہ وہ اپنی اپنی قوم کے حکم مقرر ہوں، انہوں نے اپنے بارہ سردار بھیجے، جن میں نو افراد بنو خزرج اور تین اوس میں سے تھے، [پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ کو جملہ نقباء کا نقیب مقرر فرمایا]۔

قَالُوا: «أُبسُطْ يَدَكَ» فَبَسَطَ يَدَهُ، فَبَايَعُوهُ . فَلَمَّا أَصبَحنَا، غَدَتْ عَلَينَا جِلَّةُ قُرَيْشٍ حَتَى جَاءُوا فِي مَنَازِلِنَا، فَقَالُوا: «يَا مَعشَرَ الخَزرَجِ! إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئتُمْ إِلَى صَاحِبِنَا هَذَا، تَستَخْرِجُونَهُ مِنْ بَينِ أَظْهُرِنَا، وَتُبَايِعُونَهُ عَلَى حَربِنَا. وَإِنَّا، وَاللهِ! مَا مِنْ حَيٍّ مِنَ العَرَبِ أَبغَضُ إِلَينَا أَنْ تَنشِبَ الحَربُ بَينَنَا وَبَينَهُمْ مِنكُمْ» . قَالَ: فَانبَعَثَ مَنْ هُنَاكَ مِنْ مُشْرِكِي قَومِنَا، يَحلِفُونَ بِاللهِ: مَا كَانَ مِنْ هَذَا شَيءٌ وَمَا عَلِمْنَاهُ. قَالَ: وَقَدْ صَدَقُوا مَا لَم يَعلَمُوهُ.

قَالَ: وَبَعضُنَا يَنظُرُ إِلَى بَعضٍ ..قَالَ: وَنَفَرُ النَّاسِ مِنْ مِنًى. فَتَنَطَّسَ القَومُ الخَبَرَ- أَيْ أَكثَرُوا البَحْثَ عَنهُ- فَوَجَدُوهُ قَدْ كَانَ. وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ القَومِ، فَأَدرَكُوا سَعدَ بنَ عُبَادَةَ بِأَذَاخِرَ، وَالْمُنذِرَ بنَ عَمرٍو، أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ بنِ كَعْبِ بْنِ الخَزرَجِ. وَكِلاَهُمَا كَانَ نَقِيبًا. فَأَمَّا الْمُنذِرُ، فَأَعْجَزَ الْقَومَ.وَأَمَّا سَعدٌ فَأَخَذُوهُ، فَرَبَطُوا يَدَيهِ إِلَى عُنُقِهِ بِنِسْعِ رَحْلِهِ.ثُمَّ أَقبَلُوا بِهِ،حَتَى أَدخَلُوهُ مَكَّةَ، يَضْرِبُونَهُ وَيَجذِبُونَهُ بِجُمَّتِهِ. وَكَانَ ذَا شَعْرٍ كَثِيْرٍ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَكَانَ فِي بَيعَةِ الحَربِ، حِينَ أَذَنَ اللهُ رَسُولَهُ فِي الْقِتَالِ، شُرُوطٌ سِوَى شُرُوطِهِ عَلَيهِمْ فِي العَقَبَةِ الأُولَى (- الثَّانِيَةِ) .كَانَتِ الأُولَى عَلَى بَيعَةِ النِّسَاءِ (راجع القرآن 60/ 12) ، وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَم يَكُنْ أَذَنَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي الحَربِ. فَلَمَّا أَذَنَ لَهُ فِيهَا، وَبَايَعَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي العَقَبَةِ الآخِرَةِ عَلَى حَربِ الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ، أَخَذَ لِنَفسِهِ وَاشْتَرَطَ عَلَى القَومِ لِرَبِّهِ، وَجَعَلَ لَهُمْ عَلَى الوَفَاءِ بِذَلِكَ الجَنَّةَ ... عَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ، وَكَانَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ، قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَيعَةَ الحَربِ. وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ وَثِيقَةٌ مَكْتُوبَةٌ. سطر (23- 24) أنساب البلاذري

ترجمہ: بیعتِ عقبۂ ثالثہ

اذاخر کے مقام پر جالیا، یہ دونوں سرداران قوم تھے، حضرت منذرؓ نے انہیں بے بس کر دیا لیکن حضرت سعدؓ کو انہوں نے پکڑ کر دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے ان کے کجاوے کی رسی سے باندھے اور انہیں مارتے پیٹتے بال نوچتے مکہ لے آئے، کیوں کہ وہ گھنے بالوں والے تھے۔

دوسری روایت کے مطابق: جب اللہ نے اپنے رسولﷺ کو جنگ کی اجازت دی تو اس جنگ کی شرائطِ بیعت عقبۂ اولیٰ (ثانیہ) میں طے کردہ شرائط سے الگ تھیں، عقبۂ اولیٰ کی شرائط کے الفاظ عورتوں کی بیعت پر تھے (القرآن ٦٠ / ١٢)، بایں سبب کہ اللہ نے اپنے رسولﷺ کو جنگ کی اجازت نہیں دی تھی، پھر جب اللہ نے آپﷺ کو جنگ کی اجازت عطا فرمائی اور رسول اللہﷺ نے عقبۂ ثانیہ میں ان سے ہر رنگ و نسل کے لوگوں سے جنگ کرنے کی بیعت لی تو آپﷺ نے اپنی ذات کے لیے عہد لیا اور رب کے لیے بھی ان لوگوں پر شرائط عائد فرمائیں، پھر ان سے اس وفائے عہد پر جنت مشروط فرمائی، حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے جو سرداران قوم میں سے تھے، کہنے لگے کہ ہم نے جنگ کرنے پر رسول اللہﷺ سے بیعت کی۔ بہر طور اس پر کوئی تحریری دستاویز مروی نہیں۔

تحقیق متن و تخریج اور دیگر شواہد

متنِ بیعت کا مذکورہ بالا حصہ جسے مؤلفِ محترم نے "بیعتِ عقبہ ثالثہ" کے عنوان سے معنون کیا، الفاظ و معانی کے تفاوت کے ساتھ صحیح ابنِ حبان، کتاب التاریخ، باب ذکر وصف بیعۃ الانصار ١٤: ١٧٢، مسند احمد، باب تتمہ مسند الانصار ٣٧: ٣٧٣ بالاختصار، مستدرک علی الصحیحین، کتاب تواریخ المتقدمین، باب ھجرۃ الاولیٰ الی الحبشہ ٢: ٦٨١، السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب القتال، باب کیفیۃ البیعہ ٨: ٢٥١، مسند الشاشی، باب مسند صہیب بن سنان ٣: ١٢٢، دلائل النبوۃ للبیہقی ٢: ٤٤٤-٤٥٠ بالتفصیل، کشف المشکل من حدیث الصحیحین لابنِ جوزی ٢: ١٢٤ بالاختصار، السیرۃ النبویہ و اخبار الخلفاء لابنِ حبان ١٢١-١٢٤ بالتفصیل، الروض الانف للسہیلی ٤: ٦٦-٨٧ بالتفصیل، الدرر فی اختصار المغازی والسیر لابنِ عبد البر ص ٧٤، ٧٥، البتہ ابنِ عبد البر نے اس متن کو بیعتِ عقبہ ثالثہ کے عنوان کے تحت درج کیا، جوامع السیرۃ النبویہ لابنِ حزم ص ٥٨، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ للحمیری ١:

برادرِ بنی سالم بن عوف عباس بن عبادہ بن نضلہ انصاری نے صدا لگائی: اے گروہِ خزرج! تمہیں معلوم ہے کہ اس شخصیت (رسول اللہﷺ) سے کس بات پر بیعت کر رہے ہو؟ جی ہاں، تم ہر رنگ و نسل کے لوگوں سے جنگ کرنے پر بیعت کر رہے ہو، اگر تمہارا خیال ہے کہ جب تمہارے اموال برباد اور اشراف قتل ہوں تو تم انہیں چھوڑ دو گے تو ابھی چھوڑ دو، کیوں کہ اُس صورت میں دنیا و آخرت کی رسوائی تمہارا مقدر ہو گی، اور اگر یہ سوچتے ہو کہ تباہیِ اموال اور قتلِ اشراف کے باوجود ان سے کیا ہوا عہد نبھاؤ گے تو ان کے ساتھ ہو جاؤ، اللہ کی قسم ایسا کرنے میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ سب نے بیک زبان کہا: ہمیں اموال کی بربادی اور اشراف کا قتل منظور ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں، اے اللہ کے رسولﷺ! یہ عہد نبھانے پر ہمیں کیا ملے گا؟ آپﷺ نے فرمایا جنت، اور تاریخ یعقوبی کے مطابق: انہوں نے یہ عہد کیا کہ وہ آپﷺ اور آپ کے اہل و عیال کی اسی طرح حفاظت کریں گے جیسے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی کرتے ہیں، یہ بھی کہ وہ آپﷺ کے ساتھ ہر رنگ و نسل کے لوگوں سے لڑیں گے اور قریب و بعید کے خلاف آپﷺ کی مدد کریں گے، آپﷺ نے ان کے لیے یہ عہد نبھانے سے جنت مشروط کی۔

پھر سب نے بیک آواز عرض کیا: اپنا دستِ اقدس بڑھائیے، آپﷺ نے اپنا دستِ اقدس بڑھایا تو سب نے آپﷺ کی بیعت کی۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو قریش کا ایک بڑا گروہ ہمارے خیموں تک آ دھمکا، سارے مل کر کہنے لگے اے گروہِ خزرج! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم ہمارے اس صاحب کو ہمارے درمیان سے نکال لے جا کر اس کے ہاتھ پر ہم سے لڑنے کی بیعت کر رہے ہو، حالانکہ ہمیں عرب کے کسی قبیلے سے لڑنا اتنا ناگوار نہیں جتنا تم سے لڑنا ناپسند ہے، راوی کے بقول وہاں ہماری قوم کے مشرکین نے اللہ کی قسم کھا کر انہیں یقین دلایا کہ ایسا کچھ بھی ہوا نہ ہی سرے سے ہم کوئی ایسی بات جانتے ہیں، بہر کیف انہوں نے یہ بات مان لی، راوی کے بقول ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگ گئے۔

کہتے ہیں کہ لوگ جب منیٰ سے لوٹے تو اس بات کی چھان بین سے اس نتیجے پر پہنچے کہ ایسا ہوا ہے، پھر ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے، حضرت سعد بن عبادہؓ اور برادرِ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج حضرت منذر بن عمروؓ کو

نصرت کا اس طرح کا عہد لے رہے تھے جیسے وہ خود اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت و نصرت کرتے تھے، اور بدلے میں ان کے لیے جنت کا وعدہ تھا۔

ایامِ تشریق

عیدِ قربان سے متصل تین ایام یعنی ذوالحجہ کی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں تاریخ، عرب سورج کی دھوپ میں گوشت کو خشک کرنے کے لیے "تشریق" کا لفظ بولتے ہیں، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد قربانی کی جاتی ہے اس لیے ان دنوں کو اس لفظ سے تعبیر کر دیا جاتا ہے، کیوں کہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کی گئی قربانی لوٹانے کا حکم ہے(۳۰)۔ جاراللہ زمخشری نے اس کی وجہِ تسمیہ میں دو قول نقل کیے، ایک یہ کہ قربانی کے دن سے متصل بعد یہ ایام ہیں، اور دوسرا عرب قربانی کا گوشت دھوپ میں خشک کرنے کے لیے لفظ "تشریق" بولتے ہیں (زمخشری، 538ھ)۔

تحقیقِ غرائب (تَسَلُّلَ الْقَطَا)

لفظ "تسلل" کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے جاراللہ زمخشری لکھتے ہیں "سل الشعرة من العجين" آٹے سے بال نکال لینا، یعنی غیر محسوس انداز سے کوئی کام کرنا، اور اسی طرح ہجوم اور ازدحام سے دبے پاؤں بچ بچا کر نکل جانا(للشامی، n d)، اور "القطا" قاف کے فتحہ اور کسرہ سے فاختہ کی قسم کا ایک پرندہ (جو دبے پاؤں چلتا ہے)، اس کی واحد "قطاة" ہے (الازھری، 2001)۔

اَلدَّمُ الدَّمُ وَالھَدْمُ الھَدْمُ : ازھریؒ نے لکھا کہ بقولِ ابنِ اعرابیؒ جب عرب کہتے ہیں "دَمي دَمك وهدَمي هدَمك" دال کے فتحہ سے تو اس سے مراد نصرت و ظلم میں موافقت ہوتی ہے، یعنی تمہاری نصرت میری نصرت اور تم پر ظلم گویا مجھ پر ظلم ہے (الازھری، 2001)۔ ابن فارسؒ نے اس کی تحقیق میں ایک قول یہ بھی لکھا کہ عرب جب کسی کی تائید و نصرت کا عہد کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "الدَم الدَم والهدَم الهدَم اي محيانا محياكم و مماتنا مماتكم" یعنی تمہارا اور ہمارا جینا مرنا ایک ہے (لابنِ فارس، n d)۔ ابنِ منظورؒ نے لکھا کہ بعض نے "بل الدَم الدَم والهدَم الهدَم" بھی روایت کیا،

۲۶۴ – ۲۶۹ بالتفصیل، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر لابنِ سید الناس ۱:۱۸۹ – ۱۹۳ بالتفصیل مگر یہ متن ابنِ سید الناس نے بیعتِ عقبہ ثالثہ کے عنوان سے معنون کیا، علاوہ ازیں بھی سیرت و تاریخ اور غرائب کی متعدد کتب میں تفصیل و اختصار سے بیعت کا متن مذکور ہے۔

متنِ بیعت کے جو شواہد قبل ازیں ذکر کیے گئے ان میں اختلاف، تحقیق اور تشکیل کی چند صورتیں حسبِ ذیل ہیں:

صحیح ابنِ حبان کی عبارت میں عَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي، وَتَمْنَعُونِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ الفاظ ہیں، اور مسندِ احمد میں یہی متن عَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ عَنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ وَلَكُمُ الْجَنَّةُ کے الفاظ کے ساتھ مذکور ہے، سنن الکبریٰ للبیہقی کے الفاظ کچھ یوں عَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ ، وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ ہیں، صاحبِ دلائل النبوۃ امام بیہقی نے إِنِّي أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ کے الفاظ روایت کیے، السیرۃ النبویہ واخبار الخلفاء لابنِ حبان میں عَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي وَتَمْنَعُونِي بِمَا تَمْنَعُونَ بِهِ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ کے الفاظ مذکور ہیں، الروض الانف للسہیلی میں متنِ بیعت ان الفاظ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ وَنِسَاءَكُمْ وَ أَبْنَاءَكُمْ کے ساتھ روایت کیا گیا، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہؐ للحمیری میں متنِ بیعت کے الفاظ اس طرح بَلِ الدَّمُ الدَّمُ، وَالْهَدْمُ الْهَدْمُ، أَنَا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنِّي، أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ وَأُسَالِمُ مَنْ سَالَمْتُمْ منقول ہیں، جب کہ تاریخ الیعقوبی ۱:۳۵۸، میں بیعت کا یہ متن أَنْ يَمْنَعُوْهُ وَأَهْلَهُ مِمَّا يَمْنَعُوْنَ مِنْهُ أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِم وَأَوْلَادِهِمْ.وَعَلَيهِمْ أَنْ يُحَارِبُوْا مَعَهُ الْأَسْوَدَ وَالْأَحْمَرَ، وَأَنْ يَّنصُرُوْهُ عَلَى الْقَرِيبِ وَالْبَعِيْدِ. وَشُرِطَ لَهُمُ الْوَفَاءُ بِذَلِكَ وَالْجَنَّةُ مذکور ہے۔

الحاصل متنِ بیعت کے اس اختلافِ الفاظ و معانی سے واضح ہے کہ یہ روایات بالمعنیٰ ہیں، لہٰذا اختلافِ عبارت فطری ہے، لیکن عمودی اور مرکزی مضمون پر سب راوی متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُن سے اپنی حفاظت و

ابنِ اعرابیؒ کے مطابق "اللدَم" یعنی حرمت، اور اس کی جمع " **لادم**" جب کہ "الھدم" بمعنیٰ قبر ہے، یعنی تمہاری حرمت میری حرمت اور جہاں تمہاری قبر وہاں میری قبر، اور بقولِ امام فرا اس سے مراد تمہارا خون میرا خون اور تمہاری بربادی میری بربادی ہے، (ابنِ منظور، 1414ھ)۔

تحقیقِ رجال وانساب

حضرت عباس بن عبادہ بن نضلہ انصاری

عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج، بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے، ابنِ اسحاقؒ کے مطابق عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے، رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والے چھے انصار میں سب سے پہلے ملاقات کرنے اور اسلام قبول کرنے والے یہ تھے، مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے پھر مدینہ ہجرت کی تو مہاجر انصاری کہلائے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت عثمان بن مظعون کے مابین مواخات قائم فرمائی، بدر میں شریک نہ ہو سکے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے (لابنِ عبد البر،)۔ ابنِ اثیرؒ اور ابنِ حجرؒ نے بھی اسی سے اتفاق کیا(لابنِ اثیر 1415ھ)۔

بنو سالم بن عوف

سین کے فتحہ سے انصار کی ایک شاخ مراد ہے جس میں سے ابو محمد کعب بن عجرہ السالمی بھی ہیں جنہیں صحابیت کا شرف حاصل ہے (لابنِ اثیر، 1415ھ)۔ ابن عبد ربہؒ کے مطابق بنو سالم بن عوف بن خزرج قبیلہ جس میں سے دورِ جہالت کا مشہور شاعر رمق بن زید بھی تھا، اور انصار کے سردار مالک بن عجلان بن زید بن سالم بھی تھے جنہیں فطیون یہودی نے قتل کیا تھا (ابنِ عبد ربہ، 1404)۔

حضرت سعد بن عبادہ

سعد بن عبادہ بن دلیم بن ابی حلیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری، انصار کے رہنما، وجیہ اور باوقار شخصیت تھے۔ بعض نے آپ کے جد کا نام ابی حلیمہ کی بجائے ابی حزیمہ لکھا، ابو ثابت کنیت، بعض نے کہا ابو قیس، بیعتِ عقبہ میں شریک ہوئے اور نقیب بنے، بعض کے نزدیک بدری ہیں لیکن ابنِ عقبہ اور ابنِ اسحاق کے مطابق بدری نہیں تھے، انصار کے علمبر دار تھے، حضرت عبد اللہ بن عباس وغیرہ نے آپ سے روایت کی، حضرت عمر کے دورِ خلافت کے اڑھائی سال بعد شام کے علاقے حوران میں ۱۵ ہجری کو وفات پائی، اور ۱۴ ہجری کا قول بھی ملتاہے، ایک قول حضرت ابو بکر صدیق کے دور ۱۱ ہجری میں وفات کا ملتاہے، غسل خانے میں آپ کی لاش ملی تھی جب کہ جسم کا رنگ سبز ہو چکا تھا(لابنِ عبد البر، 599ھ)۔ ابنِ اثیرؒ نے آپ کے جد کا نام ابی حزیمہ لکھا، ایک قول سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن حزام بن حزیمہ بھی ہے، آپ بالاتفاق بنو ساعدہ کے نقیب تھے، آپ ثرید اور گوشت سے بھرا پیالہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہر روز پیش کرتے جہاں بھی آپ ﷺ تشریف فرما ہوتے، ابنِ سیرینؒ کے مطابق آپ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے کہ جنوں نے آپ کو قتل کر ڈالا، ایک قول کے مطابق دمشق کے گاؤں" منیحة "میں آپ کی قبر آج بھی لوگوں کی زیارت گاہ ہے(لابنِ اثیر، 1415H)۔

تحقیقِ غرائب (أَذَاخِر)

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے بڑے بڑے پہاڑوں کے گرد وادیوں میں کئی ایک گھاٹیاں ہیں جیسے شعبِ جون، شعبِ فاضح اور شعبِ دار وغیرہ، انہیں میں سے ایک گھاٹی "اَذَاخِر" بھی ہے (الیعقوبی، 1422H)۔ یاقوت حمویؒ کے مطابق ہمزہ کے فتحہ اور خاء کے کسرہ سے جمع الجمع ہے۔ ابنِ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی جہاں سے فتحِ مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے بالائی علاقے میں داخل ہوئے تھے(حموی, 586h)۔

تحقیقِ رجال وانساب

حضرت منذر بن عمرو

منذر بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج انصاری الساعدی "معنق للموت" کے لقب سے مشہور ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے موت کے لیے (مسلمان ہونے سے قبل) اپنا گلا دبایا تھا۔ بیعتِ عقبہ اور غزوۂ بدر و اُحد میں شریک ہوئے، بیعتِ عقبہ کے بارہ نقباء میں شامل تھے، دورِ جاہلیت میں عربی میں لکھتے تھے۔ محمد بن عمر

اَخَذتُ وَاَعطَیتُ" میں بیان فرما دیا، یعنی آپ ﷺ نے ان سے اللہ کی توحید ، اطاعت ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا عہد لیا اور بدلے میں انہیں جنت کی بشارت عطا فرمائی (المصری، ن م)۔

ماخذ و مراجع اور حواشی

السھیلی، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن احمد السھیلی المتوفی ۵۸۱ھ، **الروض الأنف في شرح السیرۃ النبویۃ لابن ھشام**، (تحقیق عمر عبد السلام السلامی)، دار احیاء التراث العربی بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء، ۴: ۴۵، ۴۶۔

ابنِ ھشام، ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ھشام بن ایوب الحمیری المعافری المتوفی ۲۱۳ھ، **السیرۃ النبویۃ**، (تحقیق مصطفیٰ السقا، ابراھیم الابیاری، عبد الحفیظ الشلبی)، مکتبۃ المصطفیٰ البابی الحلبی مصر، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء، ۱: ۴۳۱۔

الجزری، مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد بن محمد بن محمد بن عبد الکریم ابنِ اثیر المتوفی ۶۰۶ھ، **النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر**، (تحقیق طاہر احمد الزاوی، محمود محمد الطناحی)، المکتبۃ العلمیہ بیروت ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء، ۵: ۱۸۵۔

حموی ، شھاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی المتوفی ۶۲۶ ھ ، **معجم البلدان**، باب العین، دار صادر بیروت، الطبعۃ الثانیہ ۱۹۹۵ ء، ۴ : ۱۳۴ ،

قبیلۂ اوس کے چھے افراد کا یہاں ذکر ہے، حالانکہ بقیہ کتب میں اوس کی بجائے قبیلۂ خزرج مذکور ہے۔

الحربی، عاتق بن غیث بن زویر بن زایر بن حمود الصالح البلادی المتوفی ۱۴۳۱ھ، **معجم المعالم الجغرافیۃ في السیرۃ النبویۃ**، دار مکہ للنشر والتوزیع مکہ مکرمہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء، ۱: ۸۴۔

مبارکپوری، صفی الرحمٰن المتوفی ۱۴۲۷ھ، **الرحیق المختوم** (اردو)، مکتبۃ السلفیہ لاہور، مئی ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء، ص ۲۰۵۔

معجم البلدان للیاقوت حموی، ۴: ۱۳۴، ۱۳۵۔

الشامی، محمد بن یوسف الصالحی المتوفی ۹۴۲ھ، **سبل الھدیٰ والرشاد في سیرۃ خیر العباد**، (تحقیق استاذ عبد العزیز عبد الحق الحلمی)، الطبعہ ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۷ء، ۳: ۲۶۹۔

افریقی، ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی ابنِ منظور انصاری المتوفی ۷۱۱ھ، **لسان العرب**، دار صادر بیروت، الطبعۃ الثالثہ ۱۴۱۴ھ، ۷: ۳۰۵

الازدی ، ابو بکر محمد بن حسن المتوفی ۳۲۱ھ ، **جمھرۃ اللغۃ**، (تحقیق رمزی منیر بعلبکی)، دار العلم للملایین بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۷ء، ۲: ۷۶۱۔

السمعانی ، ابو سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور التمیمی الازدی المتوفی ۵۶۲ھ، **الانساب** (تحقیق عبد الرحمٰن بن یحیٰ المعلمی الیمانی وغیرہ)، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۲ء، ۵: ۱۱۹۔

واقدی کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت طلیب بن عمیر کے مابین مواخات قائم فرمائی تھی، جب کہ ابنِ اسحاقؒ کے بقول ان کے اور حضرت ابو ذر کے مابین مواخات قائم کی گئی تھی، ابنِ اسحاقؒ وغیرہ اہلِ سیر نے کہا کہ ان کی وفات خندق کے موقع پر ہوئی (لابن عبد البر، 1459ھ)۔ ابنِ اثیرؒ نے لکھا کہ ابنِ مندہ، ابو نعیم اور ابنِ کلبی وغیرہ کے مطابق حارثہ ان کے اجداد میں شامل نہیں کیونکہ انہوں نے خنیس بن لوذان لکھا، غزوۂ احد کے چار ماہ بعد "بئرِ معونہ" کے روز یعنی ۴ ہجری کے اوائل میں ان کی وفات ہوئی (لابنِ اثیر، 1415ھ)۔ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے دار قطنیؒ کے حوالے سے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور حضرت مطلب سلمی کو بھیجا تھا کہ وہ انہیں "بئرِ معونہ" کا راستہ دکھا دیں (لابنِ حجر، 586ھ)۔ اور صحیح بخاری میں ان کی شہادت کا ذکر بئرِ معونہ میں بصراحت کیا گیا ہے (البخاری، 1422ھ)، لہٰذا حضرت منذر بن عمروؓ کی وفات "بئرِ معونہ" کے روز ہونے والا قول زیادہ صحیح ہے۔

بنو ساعدہ بن کعب

ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ، انصار کی ایک شاخ ہے جس کی طرف کثیر صحابہ اور تابعینؒ منسوب ہیں، انہیں میں سے حضرت سعد بن عبادہ بہت مشہور ہیں، جو بدری صحابی ہیں اور بیعتِ عقبہ کے نقباء میں آپ کا شمار ہوتا ہے (۴۹)۔ ابنِ اثیرؒ نے بھی مذکورہ موقف سے اتفاق کیا۔ (للسمعانی، 692ھ)

خلاصۂ بحث

حاصلِ بحث ابو زہرہ مصریؒ کے الفاظ میں بیان ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "بیعتِ عقبہ" مجموعی طور پر دو بار ہوئی، پہلی میں مبادیِ اسلام کی توثیق ہوئی اور دوسری میں رسول اللہ ﷺ کی نصرت و حفاظت کا عہد لیا گیا، بیعتِ عقبہ کی متعدد روایات جو اس کے الفاظ و معانی پر مشتمل ہیں، ان میں حقیقۃً کوئی اختلاف نہیں بلکہ یہ ایک دوسرے کی تکمیل کا باعث یعنی اجمال کی تفصیل ہیں ، خود نبی کریم ﷺ نے بیعتِ عقبہ کا نتیجہ دو لفظوں "

ابو زھرہ، محمد بن احمد المتوفی ۱۹۷۴ء، **المرجع في السيرة النبوية خاتم النبيين**، دارالفکر العربی قاھرۃ ۱۴۳۳ھ ۲۰۱۲ء، ۱:۴۳۸۔

ابنِ عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی المتوفی ۴۶۳ھ ، **الأستيعاب في معرفة الأصحاب** (تحقیق علی محمد البجاوی)، دارالجیل بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲ء، ۱:۸۰، ۸۱۔

ابنِ اثیر الجزری ، عزالدین ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المتوفی ۶۳۰ ھ ، **أسد الغابة في معرفة الصحابة** (تحقیق علی محمد معوض ،عادل احمد عبد الموجود)، دارالکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴ء، ۱:۲۰۵۔

عینی، ابو محمد بدرالدین محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین الحنفی المتوفی ۸۵۵ھ، **عمدة القاري في شرح صحيح بخاري**، داراحیاء التراث العربی بیروت، س،ن، ۲۴:۱۷۹۔

الرازی ،ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریاء القزوینی المتوفی ۳۹۵ ھ ، **معجم مقاييس اللغة**، (تحقیق عبد السلام محمد ہارون)، دارالفکر بیروت ، طباعت ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء، ۱ :۵۵۔

ابنِ جوزی ، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمان بن علی بن محمد المتوفی ۵۹۷ ھ ، **غريب الحديث**، (تحقیق عبد المعطی امین القلعجی)، دارالکتب العلمیہ بیروت ، لبنان ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء، ۱:۱۰۔

النهاية في غريب الحديث والأثر لابنِ اثیرؒ، ۲:۴۶۴۔

زمخشری، ابو القاسم محمود بن عمر بن احمد جاراللہ المتوفی ۵۳۸ ھ ، **الفائق في غريب الحديث والأثر**، (تحقیق علی محمد البجاوی ، محمد ابو الفضل ابراھیم) ، دارالمعرفہ بیروت لبنان، الطبعۃ الثانیہ۔ س،ن، ۲:۲۳۲۔

زمخشری، ابو القاسم محمود بن عمر بن احمد جاراللہ المتوفی ۵۳۸ھ ، **آساس البلاغة**، (تحقیق محمد باسل عیون السود)، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، ۱ :۴۷۰۔

سبل الهدیٰ والرشاد للشامی، ۳:۲۸۸۔

الازھری، ابو منصور محمد بن احمد بن ازھری الھروی المتوفی ۳۷۰ھ، **تهذيب اللغة**، (تحقیق محمد عوض مرعب)، داراحیاء التراث العربی بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء، ۶:۱۲۳۔

معجم مقاييس اللغة لابنِ فارس ۶:۴۱۔

ابنِ منظور ، ابو الفضل محمد بن مکرم جمال الدین افریقی المتوفی ۷۱۱ ھ ، **لسان العرب**، دار صادر بیروت ، الطبعۃ الثالثہ ۱۴۱۴ھ، ۱۲:۵۴۰۔

الأستيعاب في معرفة الأصحاب لابنِ عبد البر، ۲:۸۱۰۔

الجزری ، عزالدین ابنِ اثیر ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانیؒ المتوفی ۶۳۰ھ، **اللباب في تهذيب الانساب**، دار صادر بیروت ، س،ن، ۱:۴۴۰۔

المبرد ، ابو العباس محمد بن یزید المتوفی ۲۸۵ ھ ، **نسب عدنان و قحطان**، (تحقیق عبد العزیز المیمنی)، مطبوعہ ہند ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۶ء، ص ۲۱

النویری، شھاب الدین احمد بن عبد الوھاب بن محمد بن عبد الدائم القرشی التیمی البکری المتوفی ۷۳۳ھ ، **نهاية الأرب في فنون الأدب**، دارالکتب والوثائق القومیہ القاھرہ ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۳ھ ، ص ۵۲۔

الزرقانی، عبد الباقی المتوفی ۱۱۲۲ھ ، **شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء، ۲:   ۷۳۔

ابنِ سید الناس، ابو الفتح فتح الدین محمد بن محمد بن محمد بن احمد المتوفی ۷۳۴ ھ ، **عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير**، (تعلیق ابراھیم محمد رمضان)، دارالقلم بیروت ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء، ۱:۱۸۱۔

العودۃ ، سلیمان بن حمد ، **السيرة النبوية في الصحيحين و عند ابنِ اسحاق**، ادارۃ الثقافہ والنشر السعودیہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۴ھ   ۱۹۹۳ء، ص ۳۲۲۔

نعمانی، شبلی المتوفی ۱۹۱۴ء، **سیرت النبی** (جدید ایڈیشن)، ادارہ اسلامیات لاہور ، طبعِ اول ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء، ۱:۱۷۶۔

السيرة النبوية في الصحيحين و عند ابنِ اسحاق لسلیمان العودہ ص ۳۲۲۔

سیرت النبی شبلی (جدید ایڈیشن)، ۱:۱۷۶۔

السيرة النبوية في الصحيحين و عند ابن اسحاق لسلیمان العودہ، ص ۳۱۸۔

عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر الشافعی المتوفی ۸۵۲ھ ، **فتح الباري شرح صحيح البخاري**، دارالمعرفہ بیروت ۱۳۷۹ھ ، ۱:۶۶۔ آپؒ کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ عورتوں کی بیعت سے مشابہ بیعت قبل از ہجرت نہیں بلکہ فتحِ مکہ کے بعد ہوئی جب کہ خواتین کی بیعت والی آیت نازل ہو چکی تھی، جن سیرت نگاروں کے نزدیک عورتوں کی بیعت سے مشابہ بیعت قبل از ہجرت ہوئی انہیں دراصل حضرت عبادہ بن صامت کی دونوں بیعتوں میں اکٹھی شرکت سے غلط فہمی ہوئی، لہٰذا ان کے نزدیک "بیعتِ عقبہ" تین بار ہوئی، اول قبل از ہجرت انصار کے چھے یا آٹھ افراد کی مقامِ عقبہ پر رسول اللہ ﷺ سے پہلی بیعت ہوئی، جب کہ دوسری فتحِ مکہ کے بعد ۱۱ یا ۱۲ افراد کی رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت یعنی عورتوں کی بیعت جیسی بیعت ہوئی جس میں حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بھی شامل تھے اور تیسری ۷۳ افراد کی آپ ﷺ سے بیعت ہوئی۔

زید ، زید بن عبد الکریم ، **فقه السيرة**، دارالتدمریہ الریاض ، الطبعۃ الثالثہ ۱۴۲۸ ھ ، ص ۲۸۲۔

أسد الغابة في معرفة الصحابة لابنِ اثیر، ۳: ۱۶۲۔ ایضاً، **الأصابة في تميز الصحابة** لابنِ حجر عسقلانیؒ(تحقیق عادل احمد عبدالموجود، علی محمد معوض)، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃالاولیٰ ۱۴۱۵ھ، ۳:۵۱۱۔

اللباب في تهذيب الأنساب لابنِ اثیر، ۲:۹۳۔ ایضاً، الانساب للسمعانی، ۷:۲۳۔

ابنِ عبدربہ، ابوعمر شہاب الدین احمد بن محمد اندلسی المتوفی ۳۲۸ھ، **عقد الفريد**، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃالاولیٰ ۱۴۰۴ھ، ۳:۳۳۰

الأستيعاب في معرفة الأصحاب لابنِ عبدالبر، ۲:۵۹۴-۵۹۹۔

أسد الغابة في معرفة الصحابة لابنِ اثیر، ۲:۴۴۱۔

الیعقوبی، ابویعقوب احمد بن اسحاق بن جعفر بن وھب بن واضح البغدادی المتوفی بعد ۲۹۲ھ، **البلدان**، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃالاولیٰ ۱۴۲۲ھ، ۱:۱۵۳۔

معجم البلدان لیاقوت حموی، ۱:۱۲۷۔

الأستيعاب في معرفة الأصحاب لابنِ عبدالبر، ۴:۱۴۴۹-۱۴۵۱۔

أسد الغابة في معرفة الصحابة لابنِ اثیر، ۵:۲۵۸۔

الأصابة في تميز الصحابة لابنِ حجر، ۶:۱۷۱۔

البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل الجعفی المتوفی ۲۵۶ھ، **الجامع المسند الصحيح**(تحقیق و تعلیق محمد زہیر بن ناصر الناصر، مصطفیٰ دیب البغا)، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع، مطبوعۃ دار طوق النجاۃ المصر، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۲ھ، ۵: ۱۰۶، حدیث ۴۰۹۳۔

الأنساب للسمعانی، ۷:۱۷۔

اللباب في تهذيب الأنساب لابنِ اثیر، ۲:۹۲۔

خاتم النبيين لابی زہرہ المصری، ۱:۴۴۴۔